www.KitaboSunnat.com

دار الافتاء

مولانا زاہد الراشدی

کیا کوئی عاقلہ بالغہ مسلمان لڑکی اہل خاندان یا ولی کی رضامندی کے بغیر اپنا نکاح از خود کر سکتی ہے؟

اس سلسلہ میں علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے "فیض الباری علی صحیح البخاری" میں فقہی مذاہب کی جو تفصیل بیان کی ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1- حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ عاقلہ بالغہ کنواری لڑکی ولی کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی بلکہ ولی کی اجازت اور رضا کی صورت میں بھی ایجاب و قبول کا اختیار لڑکی کو حاصل نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے یہ ذمہ داری ولی سرانجام دے گا۔

2- احناف میں سے حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ کا فتویٰ بھی یہ ہے کہ عاقلہ بالغہ لڑکی ولی کی رضا کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی البتہ ولی کی رضا اور اجازت کی صورت میں ایجاب و قبول وہ خود کر سکتی ہے۔

3- امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ عاقلہ بالغہ لڑکی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر بھی کر سکتی ہے البتہ اسے اس طرح اپنا نکاح کرنے کی صورت میں "کفو" کے تقاضوں کا لحاظ رکھنا ہوگا اور اگر اس نے ولی کی اجازت کے بغیر "غیر کفو" میں نکاح کر لیا تو ولی کو نہ صرف اعتراض کا حق ہے بلکہ وہ تنسیخ نکاح کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔

- فقہ جعفریہ کے مطابق باکرہ کے لئے باپ یا دادا کی اجازت ہونا احتیاط واجب ہے (جامعۃ المنتظر- لاہور)

4- "کفو" کا مفہوم فقہائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں یہ ہے کہ کسی لڑکی کا نکاح ایسی جگہ نہ ہو جہاں لڑکی کا ولی اور اہل خاندان اپنے لئے عار محسوس کریں۔ "کفو" کے اسباب فقہائے کرامؒ نے اپنے اپنے عرف اور ذوق کے مطابق مختلف بیان کئے ہیں جن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ لڑکی اور اس کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان جس سوسائٹی میں رہتے ہیں وہاں کے عرف اور معاشرتی روایات کے مطابق جو بات بھی ان کے لئے باعث عار سمجھی جاتی ہو وہ "کفو" کے اسباب میں شامل ہوگی کیونکہ "کفو" کی علت سب فقہاء نے "دفع ضرر عار" بیان کی ہے اور عار کے اسباب ہر معاشرہ اور عرف میں مختلف ہوتے ہیں۔

5۔ اس تفصیل کی روشنی میں دیکھا جائے تو حضرت امام ابو حنیفہ کا موقف سب سے زیادہ قرین انصاف اور متوازن معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں لڑکی اور اس کے ولی دونوں کی رائے کا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسی بنیاد پر علامہ سید محمد انور کشمیری نے امام اعظم کا مذہب یہ بیان کیا ہے کہ نکاح میں لڑکی اور اس کے ولی دونوں کی رضا کا اکٹھا ہونا ضروری ہے اور یہ بات انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے اس لئے کہ نکاح صرف دو افراد کے باہمی تعلق کا نام نہیں بلکہ دو خاندانوں کے باہمی تعلقات، معاشرہ میں ان کی عزت و وقار، اولاد کی کفالت و تربیت اور ایک نئے تشکیل پانے والے خاندان کے مستقبل کے معاملات اس نکاح سے وابستہ ہیں اور اصول یہ ہے کہ کسی فیصلہ سے جتنے لوگ بھی متاثر ہوتے ہوں فیصلہ کرتے وقت ان سب کے مفادات کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

6۔ ویسٹرن سولائزیشن نے اسی مقام پر دھوکہ کھایا ہے کہ مغربی دانشوروں نے فرد کی آزادی اور عورت کے حقوق کے پر فریب عنوان کے ساتھ نکاح کو دو افراد کا معاملہ قرار دے کر اس کے باقی لوازمات و نتائج کو نظر انداز کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغربی معاشرہ خاندانی زندگی کے نظام اور رشتوں کے تقدس سے محروم ہو چکا ہے اور مغرب کا فیملی سسٹم انارکی کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے جس کا ذکر چوٹی کے مغربی دانشوروں کی زبانوں پر بھی انتہائی حسرت کے انداز میں ہونے لگا ہے۔

اس سلسلہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی خاتون اول مسز ہیلری کلنٹن کے دورہ پاکستان کے موقع پر شائع ہونے والی اس خبر کا حوالہ دینا ضروری خیال کرتے ہیں:

"امریکی خاتون اول مسز ہیلری کلنٹن اسلام آباد کالج فار گرلز کی اساتذہ اور طالبات کے ساتھ گھل مل گئیں اور ان سے ایک گھنٹے سے زیادہ بے تکلفانہ گفتگو کی، ہیلری کلنٹن نے طالبات سے ان کے مسائل دریافت کئے۔ طالبات نے دوستانہ انداز میں کلنٹن کی اہلیہ کو سب مسائل بتائے۔ فورتھ ایئر کی طالبہ نائیلہ خالد نے امریکی خاتون اول سے پوچھا کہ امریکی طالبات کا بنیادی مسئلہ کیا ہے؟ اس پر امریکہ کی خاتون اول نے کھل کر گفتگو شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی طالبات کا مسئلہ تعلیم کی مناسب سہولیات کا فقدان ہے۔ تعلیمی اداروں میں فنڈز کی کمی کا مسئلہ ہے مگر امریکہ میں ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بغیر شادی کئے طالبات اور لڑکیاں حاملہ بن جاتی ہیں۔ اس طرح بے چاری لڑکی ساری عمر بچے کو پالنے کی ذمہ داری نبھاتی ہے۔ ایک دوسری طالبہ وجیہہ جاوید نے کہا کہ اس مسئلہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حل کیا ہے؟ اس پر ہیلری کلنٹن نے کہا کہ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کو خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان اپنے مذہب اور معاشرتی اقدار سے بغاوت نہیں کرنی چاہئے- مذہبی و سماجی روایات اور اصولوں کے مطابق شادی کے بندھن میں بندھنا چاہئے- اپنی اور اپنے والدین کی عزت و آبرو اور سکون کو غارت نہیں کرنا چاہئے- مسز ہیلری کلنٹن نے کہا کہ وہ اسلام اور عیسائیت کی شادی کے خلاف نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مذہبی روایات کا احترام کرتے ہوئے شادی ہوتی ہے اس لئے یہاں لڑکیوں کے مسائل کم ہیں" (جنگ، لاہور ۲۸- مارچ ۱۹۹۵ء)

اس پس منظر میں ہماری استدعا یہ ہے کہ مسلمانوں کے خاندانی معاملات کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت اسلامی احکام و قوانین، معاشرتی روایات اور عدالتی نظائر کے ساتھ ساتھ مغربی معاشرہ میں "فیملی سسٹم" کی تباہی کے اسباب کو بھی سامنے رکھا جائے کیونکہ یہ کوئی دانش مندی کی بات نہیں ہوگی کہ مغرب جس دلدل سے واپسی کے راستے تلاش کر رہا ہے ہم آزادی اور حقوق کے نام نہاد مغربی فلسفہ کی پیروی کے شوق میں قوم کو اسی دلدل کی طرف دھکیلنا شروع کر دیں- امید ہے کہ آپ ان معروضات پر ضرور توجہ فرمائیں گے- (یکم مئی ۱۹۹۶ء)

مولانا عبد الرحمٰن اشرفی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور	ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور (بریلوی)	مولانا شاہد حسین نقوی مفتی جامعہ منتظر لاہور (شیعہ جعفریہ)
مولانا شیر محمد علوی مفتی جامعہ اشرفیہ- لاہور (دیو بندی)	مفتی غلام سرور قادری مشیر وفاقی شرعی عدالت- پاکستان	خواجہ حفیظ اللہ ایڈووکیٹ سیکریٹری اسلامک ہیومن رائٹس فورم
مولانا وکیل احمد شیروانی ناظم مجلس صیانۃ المسلمین- پاکستان	حافظ محمد عثمان (اہلحدیث) نائب شیخ الحدیث مدرسہ غزنویہ لاہور	شیخ الحدیث مولانا عبد المالک صدر اتحاد العلماء جماعت اسلامی پاکستان
مولانا عبد الروف فاروقی خطیب جامع مسجد خضراء سمن آباد لاہور	حافظ عبد السلام فتح پوری نائب شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ لاہور	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ